6 مالی منڈیوں کے انفرا اسٹرکچرز کی کارکردگی اور اصابت

ملک کی مالی منڈیوں کے انفرا سٹرکچرز 2018ء کے دوران کارگر اور لچک دار رہے ۔ پاکستان کا بروقت بین البینک تصفیے کا طریقہ کار (پرزم) لین دین کے بڑے حجم اور مالیتوں کو سنبھالتا رہا ، جس میں تیسرے فریق کو رقم کی منتقلیوں کا تناسب بڑھ رہا ہے ۔ جہاں تک خردہ لین دین کا تعلق ہے تو ان میں سے ڈجیٹل طریقوں کو صارفین پہلے سے زیادہ ترجیح دے رہے ہیں کیونکہ یہ سہولت دیتے ہیں ۔ اے ٹی ایم کے غیر فعال رہنے کا دورانیہ مسلسل کم ہوتا جا رہا ہے جو خردہ زمرے میں کم ہوتے ہوئے آپریشنل رسک کی علامت ہے ۔ ورچوئل کرنسیوں کے بے ضابطہ استعمال سے متعلق خطرات کے پیشِ نظر اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو ان کے لین دین سے منع کیا ہے ۔ نیز ، سائبر حملوں سے ملک کے خردہ ادائیگیوں کے زمرے کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے سال کے دوران جامع رہنما ہدایات جاری کی گئیں ۔ مزید برآں ، ملک کے تمسکات کی کلیئرنگ اور تصفیہ کرنے والے اداروں نے اپنے انتظامِ خطر کے بندوبست کو مزید بڑھایا تاکہ ملک کی مالی منڈیاں مؤثر انداز میں کام کرتی رہیں ۔

مالی منڈیوں کے انفرا اسٹرکچرز کسی ملک کے مالی نظام کے اہم اجزا ہوتے ہیں۔ ان میں اہم ادارے، آلات اور ذرائع شامل ہیں جو رقوم اور تمسکات کے بہاؤ کی پراسیسنگ اور ریکارڈنگ کر کے مالی وساطت کے عمل میں سہولت دیتے ہیں۔ چنانچہ مالی نظام کا مجموعی استحکام بڑی حد تک ان کی کارگزاری اور استحکام پر منحصر ہوتا ہے۔

وسیع تناظر میں مالی منڈیوں کے انفرا اسٹرکچرز میں ان سب کو شامل سمجھا جاتا ہے: نظامِ ادائیگی، تمسکات کی مرکزی ڈپازٹریز، تمسکات کے تصفیے کے سسٹمز، مرکزی متقابل فریقین، اور تجارتی ریپوزٹریز۔[230] پاکستان کے بڑے ایف ایم آئیز میں یہ ادارے اور نظام شامل ہیں: بڑی مالیت کا نظامِ ادائیگی یعنی پاکستان کا بروقت بین البینک تصفیے کا طریقہ کار (پرزم)، ایک بین البینک سوئچ (ون لنک)، کاغذی آلات کا ایک کلیئرنگ ہاؤس (نفٹ)، کارپوریٹ تمسکات کے تصفیے کی کمپنی (این سی سی پی ایل)، اور کارپوریٹ تمسکات کی ایک ڈپازٹری (سی ڈی سی)۔ بازارِ سرمایہ کے انفرا اسٹرکچر کا ضابطہ ساز ادارہ ایس ای سی پی ہے۔

6.1 نظامِ ادائیگی[231]
نظامِ ادائیگی کا منظرنامہ اور کارکردگی

اسٹیٹ بینک نے اپنے وژن 2020 کے تحت "ادائیگی کے جدید اور پائیدار نظام کی تشکیل" کو اپنے اہم اسٹریٹجک مقاصد میں شامل کیا ہے۔ چنانچہ ادارہ ملک کے نظامِ ادائیگی کو جدید بنانے کے لیے مسلسل عمل پیرا ہے اور ساتھ ساتھ ان کی کارگزاری اور مضبوطی کو یقینی بنانے کی خاطر ضوابط اور نگرانی کے پہلو سے بھی اضافہ کر رہا ہے۔

لین دین کی مالیتوں کی مقدار کے اعتبار سے ملک کے نظام ادائیگی کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: بڑی مالیت کا نظام ادائیگی (LVPS) اور خردہ مالیت کا نظام ادائیگی (RVPS)۔ پاکستان کا بڑی مالیت کا نظام ادائیگی جو 'پرزم' کہلاتا ہے، اپنے شرکائے کار کے مابین رقوم اور سرکاری تمسکات دونوں کے تھوک لین دین کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز، اب اسے تیسرے فریق کو رقم کی منتقلی کے لیے پہلے سے بڑھ کر استعمال کیا جا رہا ہے۔ دوسری جانب خردہ مالیت کا نظام ادائیگی مختلف کاغذی اور برقی ذرائع پر مشتمل ہے جو خردہ لین دین کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ 'پرزم' اور RVPS دونوں کے حجم اور مالیت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے (**جدول 6.1**)۔

'پرزم' کارگر اور مستحکم رہا ...

2017ء کے رجحان کی طرح 2018ء میں بھی 'پرزم' کے حجم اور مالیتوں دونوں میں مستقل نمو ہوئی، چنانچہ بحیثیت مجموعی اس نے تمام ادائیگیوں کی مجموعی مالیت کا 65.37 فیصد نمٹایا جو جی ڈی پی کا تقریباً 11 گنا ہے۔

'پرزم' سے تصفیہ شدہ لین دین کا اوسط یومیہ حجم گذشتہ سال کے مقابلے میں نمایاں طور پر بڑھ کر 9209 لین دین تک پہنچ گیا (2017ء میں 5770)، جبکہ اوسط یومیہ مالیت بڑھ کر 1563 ارب روپے ہو گئی (2017ء میں 1404 ارب روپے تھی)۔

2018ء کے دوران 'پرزم' کے ذریعے تصفیہ پانے والے لین دین کے حجم اور مالیت میں بالترتیب 59.58 فیصد اور 11.34 فیصد کا اضافہ ہو گیا۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ حجم اور مالیت میں سب سے زیادہ اضافہ بین البینک رقم منتقلی (آئی ایف ٹی) کے زمرے

---

[230] مالی منڈیوں کے انفرا اسٹرکچر سے مراد شریک اداروں، بشمول سسٹم آپریٹ کرنے والا، کے مابین کثیر جہتی سسٹم ہے جسے ادائیگیوں، تمسکات، ماخوذیات (derivatives)، یا دیگر مالی لین دین کی کلیئرنگ، تصفیہ، یا ریکارڈنگ کے لیے استعمال کیا جائے۔ بی آئی ایس کی کمیٹی برائے ادائیگی اور تصفیہ سسٹمز (2012ء) "مالی منڈی کے انفرا اسٹرکچر کے لیے اصول"۔

[231] اسٹیٹ بینک آف پاکستان دیے گئے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے پاکستان کے نظام ادائیگی کے ضابطہ ساز، آپریٹر اور سہولت کار کا کردار ادا کرتا ہے۔ پیمنٹ سسٹمز اینڈ الیکٹرانک فنڈز ٹرانسفر ایکٹ 2007ء کا آرٹیکل 3 اسٹیٹ بینک کو اختیار دیتا ہے کہ وہ ملک کے نظام ادائیگی کی ضابطہ سازی کرے تاکہ ان کا استحکام، ممکنہ نظامی خطرے کا سدباب اور عوام کے مفادات کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔

میں ہوا۔ اس زمرے کے حجم میں 65.68 فیصد اور مالیت میں 19.33 فیصد اضافہ ہوا (چارٹ 6.1 اور 6.2)۔

چارٹ 6.1: پرزم لین دین کی مالیت

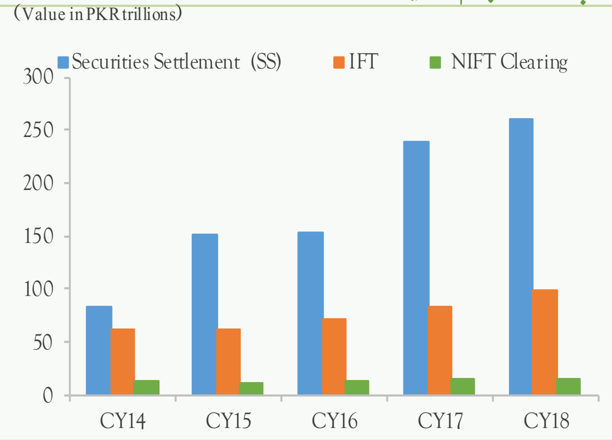

چارٹ 6.2: پرزم لین دین کا حجم

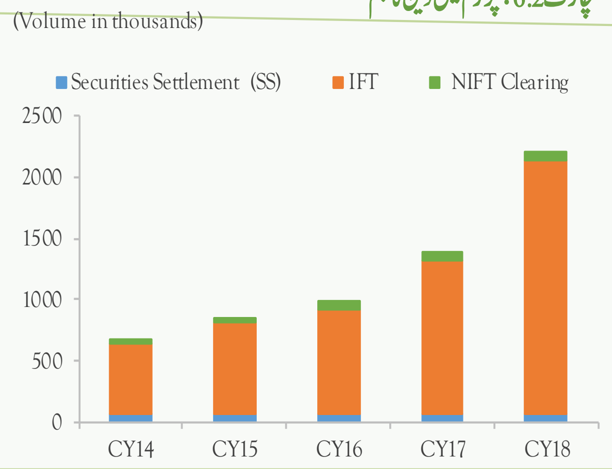

Source: SBP

بین البینک رقم منتقلی میں بیشتر نمو تیسرے فریق کو منتقلی سے ہوئی۔ آئی ایف ٹی کا رجحان گزشتہ دو برسوں کی پیروی کر رہا ہے اور یہ اسٹیٹ بینک کی ان مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے کہ بینک صارفین آر ٹی جی ایس سسٹم کے استعمال کو فوقیت دیں۔ اس ضمن میں اسٹیٹ بینک نے 2016ء میں 'پرزم' کے ذریعے براہِ راست پراسیسنگ (ایس ٹی پی) نافذ کر دی ہے جس کے تحت بینکوں کے مرکزی نظام اور 'پرزم' سسٹم کو باہم مربوط کر دیا گیا ہے تاکہ ادائیگی کی پراسیسنگ کی کارگزاری بہتر بنائی جائے اور غلطی کا امکان کم سے کم ہو۔[232] مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے آنے والی ترسیلاتِ زر کے استفادہ کنندگان کو رقم منتقلی کا اسی روز تصفیہ کرنے کے لیے بینکوں کو 'پرزم' سہولت بلا معاوضہ استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ چنانچہ آنے والی ترسیلات کے لیے 'پرزم' کا استعمال 2018ء میں بلحاظ حجم 63.56 فیصد اور بلحاظ مالیت 61.84 فیصد بڑھ گیا۔ اس طرح ملک کے آر ٹی جی ایس سسٹم پر بینکوں اور بینک صارفین کا اعتماد بڑھا ہے۔

جدول 6.1: نظام ادائیگی کے طریقوں کا خاکہ

(حجم ہزاروں میں اور مالیت ٹریلین روپوں میں)

طریقے	2014ء	2015ء	2016ء	2017ء	2018ء
پرزم					
حجم	681.4	852.9	985.4	1,384.9	2,210.1
مالیت	156.6	224.5	238.1	336.9	375.1
خردہ ادائیگیاں					
حجم	800,426.8	857,383.3	962,610.7	1,161,655.1	1,281,618.5
مالیت	158.2	165.5	170.8	192.6	198.7
کاغذی					
حجم	365,371.2	349,882.1	392,499.5	463,602.6	464,839.8
مالیت	123.2	129.2	134.1	152.0	145.0
ای بینکاری					
حجم	435,055.6	507,501.3	570,111.2	698,052.5	816,778.7
مالیت	35.0	36.4	36.8	40.6	53.7

ماخذ: اسٹیٹ بینک

گزشتہ ایک عشرے کے دوران 'پرزم' اپنے آپریشنز کے حوالے سے اہم تبدیلیوں سے گزرا ہے۔ اس کے امور کی انجام دہی میں کئی نئی خصوصیات شامل کی گئی ہیں جیسے تیسرے فریق کو رقم کی منتقلی، براہِ راست پراسیسنگ (ایس ٹی پی)، ملکی ترسیلات کی رقوم کی بین البینک منتقلی، کلیئرنگ ہاؤسز کی رکنیت، مرکزی محکمہ قومی بچت، نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ وغیرہ کی رکنیت۔ مزید برآں، 'پرزم' سسٹم کو 2017ء میں اپ گریڈ کرتے ہوئے اس کی خصوصیات میں اضافہ کیا گیا، مثال کے طور پر سیالیتِ امروز کی سہولت (intra-day liquidity facility) کے لیے نظر ثانی شدہ معیار، تصفیہ حسابات میں بہتری، فنڈز اور تمسکات کی رقوم کے انتظام میں اضافی بہتری۔ ان تبدیلیوں کو شامل کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے مارچ 2018ء میں 'پرزم' کے نئے عملی ضوابط جاری کیے۔ اس کے علاوہ، بینک برائے بین الاقوامی تصفیہ جات (بی آئی ایس) کے جاری کردہ مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر کے اصولوں (پی ایف ایم آئیز) کے ساتھ نئے اصولوں کو ہم آہنگ کیا گیا ہے جن میں شراکت کی رسائی کا معیار، تصفیہ اور اس کی حتمی حیثیت، کارگزاری اور اثر انگیزی وغیرہ کو شامل کیا گیا ہے۔[233]

[232] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 2 برائے 2016ء
http://www.sbp.org.pk/psd/2016/C2.htm

[233] نظام ادائیگی کا جائزہ مالی سال 18ء

سائبر حملوں کے بڑھتے ہوئے خطرات کے پیشِ نظر 'پرزم' کا استحکام اور مضبوطی یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مناسب اقدامات کیے ہیں۔ 'پرزم' کے شرکا کو اس سسٹم تک ایک نجی نیٹ ورک کے ذریعے رسائی ملتی ہے، جسے مزید محفوظ بنایا گیا ہے۔ اس غرض سے نیٹ ورک کی سطح پر متحرک ملٹی پوائنٹ انکرپشن کے ذریعے اور ڈیجیٹل دستخط بنانے اور شناخت کی تصدیق کے لیے ایک سرٹیفکیشن آتھرائزیشن سسٹم لایا گیا ہے تاکہ غیر مجاز افراد کی رسائی کا خطرہ دور کیا جائے۔ اس کے علاوہ ایپلی کیشن اور نیٹ ورک فلٹرنگ کے لیے جدید ترین فائر والز، نقصان دہ سافٹ ویئر (malware) سے تحفظ اور مداخلت کا پتہ لگانے کے لیے بھاری بھرکم حفاظتی انتظامات لاگو کیے گئے ہیں تاکہ سائبر نوعیت کے حملوں کا خطرہ کم سے کم کیا جائے۔ نیز، سسٹم کی کسی خلل انگیزی سے 'پرزم' سسٹم کو محفوظ رکھنے کی خاطر اسٹیٹ بینک نے تسلسل کار اور ممکنہ تباہی سے بحالی کے لیے الگ تھلگ، عمدہ انتظامات سے آراستہ مقامات بنا رکھے ہیں جن کی بار بار آزمائش کی جاتی ہے۔

خردہ مالیت کے نظامِ ادائیگی میں مسلسل نمو ہو رہی ہے...

ملک کا خردہ مالیت کا نظامِ ادائیگی بذریعہ کاغذی آلات اور برقی طریقوں سے لین دین پر مشتمل ہے، اور اس نے برقی لین دین کے حجم اور مالیت میں زبردست نمو ثابت کی ہے۔ مجموعی طور پر لین دین کے حجم میں 10.33 فیصد نمو ہوئی جبکہ اس لین دین کی مالیت میں 3.17 فیصد اضافہ ہوا (**چارٹ 6.3**)۔

چارٹ 6.3: خردہ ادائیگیوں کا خاکہ بلحاظ مالیت

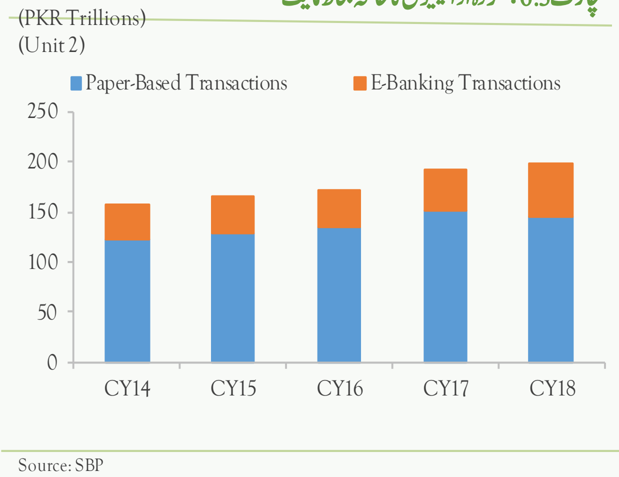

خردہ ادائیگیوں میں سے، کاغذی آلات سے لین دین کا بلحاظ حجم تناسب 39.92 فیصد سے گر کر 36.27 فیصد ہو گیا جس سے برقی بینکاری لین دین کا بڑھتا ہوا رجحان ظاہر ہوتا ہے (**چارٹ 6.4**)۔ لین دین کی مالیت کے لحاظ سے، کاغذی طریقے خردہ ادائیگیوں میں اب بھی بڑا حصہ رکھتے ہیں جو مجموعی مالیت کا 72.99 فیصد ہے۔

چارٹ 6.4: خردہ ادائیگیوں کا خاکہ بلحاظ حجم

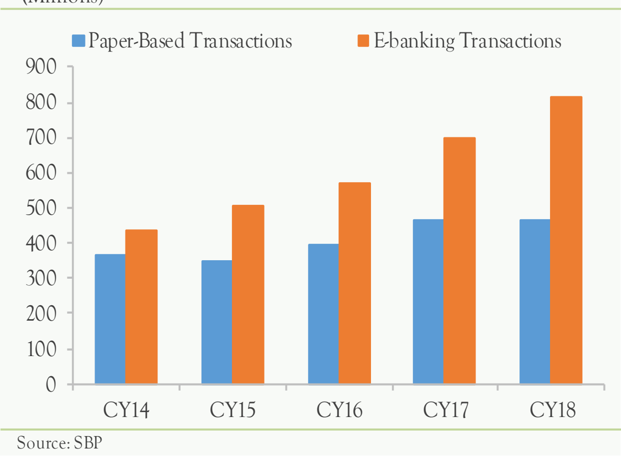

کاغذ پر مبنی ان آلات میں چیک سب سے مقبول طریقہ ہے جو مجموعی حجم میں 50.85 فیصد، اور مجموعی مالیت میں 75.50 فیصد کا حصہ دار ہے (**چارٹ 6.5**)۔

چارٹ 6.5: 2018ء میں خردہ کاغذی لین دین کا بلحاظ حجم اور مالیت حصہ

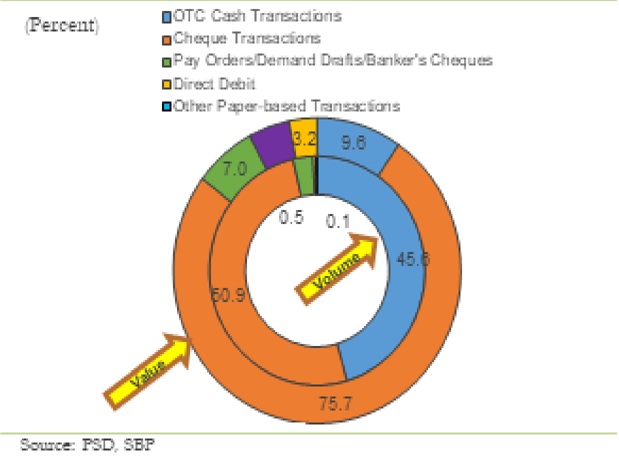

چیک کے ذریعے لین دین میں، زیادہ حجم رقم نکلوانے کے لیے چیک کے استعمال کا ہے جو مجموعی متعلقہ لین دین کا 50.56 فیصد ہے۔ تاہم اس کی مالیت 10.71 فیصد کی پست سطح پر ہے (**جدول 6.2**)۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بینک صارفین چھوٹی رقم نکلوانے کے لیے چیک استعمال کرتے ہیں تاکہ وِدہولڈنگ ٹیکس کے اخراجات سے بچیں، خاص طور پر نان فائلرز افراد ایسا کرتے ہیں۔

ماسوا چیک لین دین کی مالیت پست رہی

ماسوا چیک لین دین (Non-cheque based transactions)، جو بنیادی طور پر اوور دی کاؤنٹر (او ٹی سی) نقد لین دین کو ظاہر کرتا ہے، مجموعی کاغذی لین دین کی مالیت میں صرف 9.58 فیصد رہا۔ بینک چونکہ کئی سہولتیں پیش کرتے ہیں، جیسے یوٹیلیٹی بلوں

کی ادائیگی اور اپنے ڈجیٹل پلیٹ فارموں کے ذریعے بین البینک رقوم کی منتقلی، اس لیے صارفین میں اوٹی سی لین دین کے برخلاف بینکوں کے برقی ذرائع کا استعمال بڑھ رہا ہے۔

جدول 6.2: 2018ء میں لین دین بذریعہ چیک

نوعیت	تعداد	رقم	حجم کا تناسب	مالیت کا تناسب
	(ملین)	(ارب روپے)	(فیصد)	
رقم نکلوانا	168.0	15,700.0	50.6	10.7
منتقلی	112.8	102,515.7	33.9	69.9
کلیئرنگ	51.5	28,349.0	15.5	19.3

ماخذ: اسٹیٹ بینک

لین دین کے برقی ذرائع میں عمدہ نمو دکھائی دی…

2018ء کے دوران خردہ ادائیگیوں میں ہونے والی نمو میں لین دین کے برقی ذرائع کا بڑا حصہ رہا۔ گذشتہ سال کی پیش رفت کے مطابق برقی بینکاری کے ذرائع نے لین دین کے حجم اور ان کی مالیت دونوں میں عمدہ نمو دکھائی۔ برقی بینکاری لین دین کے مجموعی حجم میں 17.01 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالیت 32.33 فیصد اضافے کے ساتھ 53.67 ٹریلین روپے تک جا پہنچی۔ خردہ لین دین میں برقی لین دین کا حصہ 2018ء میں بڑھ کر 27.01 فیصد ہوگیا جو 2017ء میں 21.04 فیصد تھا۔ صارفین کو ادائیگی کے ڈجیٹل طریقوں میں جو زیادہ آسانی اور یقین حاصل ہوتا ہے اس کی وجہ سے صارفین کا رجحان ان طریقوں کی طرف ہے۔

برقی بینکاری لین دین میں، مالیت کے لحاظ سے 'بروقت آن لائن بینکاری لین دین' 84.20 فیصد مالیت کے ساتھ سب سے آگے اور اے ٹی ایم لین دین 11.29 فیصد کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے (**چارٹ 6.6**)۔ جہاں تک حجم کا تعلق ہے تو اے ٹی ایم کا حصہ زیادہ یعنی 61.94 فیصد ہے (**چارٹ 6.7**)۔

چارٹ 6.6: برقی بینکاری لین دین کا خاکہ بلحاظ مالیت

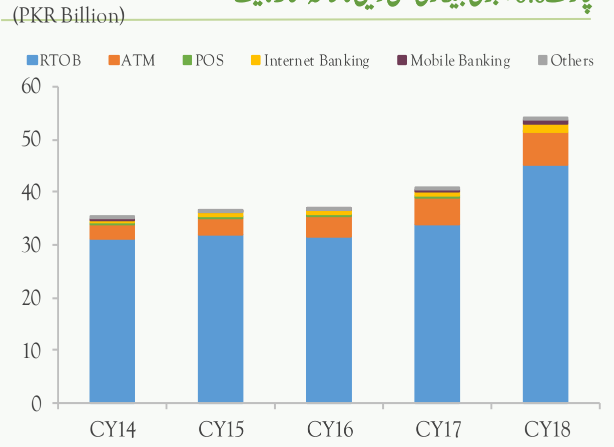

Source: SBP

یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ متبادل ذرائع (اے ڈی سی)، خصوصاً موبائل اور انٹرنیٹ بینکاری کا تناسب بڑھ رہا ہے، البتہ یہ بتدریج ہے۔ انٹرنیٹ بینکاری کے حجم میں 33.23 فیصد کا عمدہ اضافہ ہوا جبکہ مالیت میں 39.25 فیصد نمو ہوئی۔ 2018ء کے دوران مجموعی طور پر 2.1 ٹریلین روپے کا لین دین انٹرنیٹ بینکاری، موبائل بینکاری اور پوائنٹ اف سیل کے ذرائع سے کیا گیا جو 2017ء میں 1.6 ٹریلین روپے رہا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکوں کے پیش کردہ متبادل ذرائع پر بینک صارفین کا اعتماد بڑھ رہا ہے۔

چارٹ 6.7: برقی بینکاری لین دین کا خاکہ بلحاظ حجم

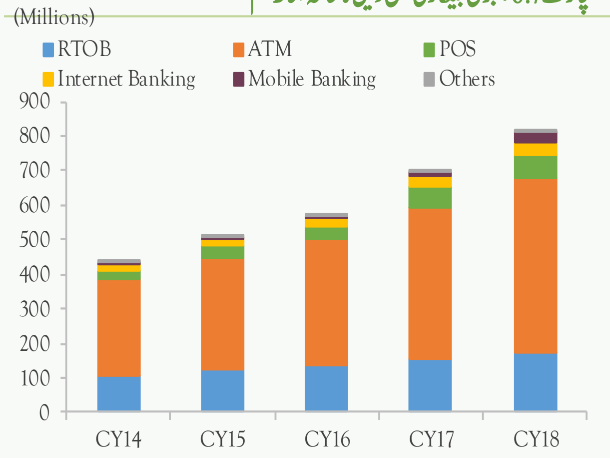

Source: SBP

برقی بینکاری انفرا سٹرکچر پر سرمایہ کاری بڑھ رہی ہے…

کمرشل اور مائکرو فنانس بینک برقی بینکاری ذرائع کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے آگاہ ہیں چنانچہ وہ اس ذریعے کے امکانات سے فائدہ اٹھانے کے لیے متبادل ذرائع میں اپنی سرمایہ کاری بڑھا رہے ہیں، جیسا کہ آن لائن برانچوں اور اے ٹی ایم میں اضافے سے ظاہر ہے۔ نیز، بینکوں کے جاری کردہ کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈ کی تعداد میں بھی اضافہ نمایاں ہے (**جدول 6.3**)۔

پے پاک کی مقبولیت 2018ء میں بھی جاری رہی…

وژن 2020ء اور مالی شمولیت کی قومی حکمتِ عملی کی پیروی میں، ون لنک نے اسٹیٹ بینک کی اجازت سے ملک کی پہلی پیمنٹ اسکیم کا 2016ء میں آغاز کیا تاکہ عوام کو ادائیگی کے ضمن میں سستا، کارگر اور محفوظ ذریعہ مہیا کیا جائے۔ 'پے پاک'[234] نے اپنے آغاز سے ملک میں ادائیگیوں کے منظر نامے میں نمایاں پیش رفت کی ہے جو اس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے ظاہر ہے۔ مجموعی طور پر 18 بینک (14 کمرشل بینک اور 4 مائکروفنانس بینک) دسمبر 2018ء تک تقریباً 1.12 ملین کارڈ جاری کر چکے ہیں، جبکہ 2017ء کے اختتام پر یہ تعداد 0.75 ملین تھی۔

[234] اس اسکیم کو 'ون لنک' چلا رہا ہے۔

جدول 6.3: برقی بینکاری کا انفراسٹرکچر

نوعیت	2014ء	2015ء	2016ء	2017ء	2018ء
	تعداد				
آن لائن برانچیں	11,149	12,442	13,926	14,610	15,346
اے ٹی ایم	9,018	10,736	12,352	13,409	14,361
پی او ایس	34,945	50,072	52,062	52,506	49,621
	تعداد ہزاروں میں				
پینمنٹ کارڈ کا مجموعہ	25,994	32,744	36,202	39,361	41,708
جن میں سے:					
کریڈٹ کارڈ	1,332	1,394	1,209	1,374	1,522
ڈیبٹ کارڈ*	23,727	26,489	17,470	19,848	23,303
صرف اے ٹی ایم کارڈ	935	4,861	6,806	8,385	8,805
سماجی بہبود کارڈ	-	-	10,358	9,501	7,848
پری پیڈ کارڈ	-	-	359	253	230

ماخذ: اسٹیٹ بینک

*2016ء سے پہلے ڈیبٹ کارڈز میں سماجی بہبود اور پری پیڈ کارڈز بھی شامل ہوتے تھے۔

بڑھتے ہوئے سائبر حملوں کے تناظر میں اسٹیٹ بینک نے خردہ ادائیگیوں کے لیے جامع رہنما ہدایات جاری کیں...

سائبر حملوں کے خطرات میں اضافہ ایک عالمی مسئلہ ہے۔ عالمی اقتصادی فورم کی گلوبل رسک رپورٹ 2019ء نے بھی سائبر حملوں کو اُن دس خطرات میں شامل کیا ہے جو امکان اور اثرات دونوں کے لحاظ سے اوّل درجے کے ہیں۔ جتنے زیادہ صارفین لین دین اور ادائیگی کے برقی ذرائع اختیار کریں گے، برقی ذرائع کے سائبر جرائم پیشہ افراد کا ہدف بننے کے اتنے ہی زیادہ خطرات ہوں گے۔ اسٹیٹ بینک کے نظامیاتی (سسٹمک) رسک سروے کے تیسرے مرحلے کے نتائج سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جواب دہندگان نے مالی شعبے کو لاحق 10 بڑے خطرات میں سائبر سیکورٹی رسک کو بھی شامل قرار دیا ہے (**دیکھیے باکس 1**)۔

سائبر حملوں کے بڑھتے ہوئے خطرات کے پیشِ نظر اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل ادائیگیوں کی سلامتی پر ایک جامع سرکلر جاری کیا ہے تاکہ بینکوں اور ان کے صارفین کو ممکنہ نقصانات سے محفوظ کیا جائے۔ اس سرکلر میں ایسے اقدامات شامل ہیں مثلاً بینکوں کے ٹیکنالوجیکل انفرا سٹرکچر کی زد پذیری اور ان میں رسائی کی آزمائش کا تفصیلی تجزیہ، تاکہ ان کے متبادل ذرائع اور نظامِ ادائیگی میں ممکنہ کمزوریوں کی نشان دہی کی جائے۔ نیز بینکوں پر لازم کیا گیا ہے کہ ملکی اور بین الاقوامی دونوں کے ڈیجیٹل لین دین کے حوالے سے مفت ایس ایم ایس اور ای میل اپنے صارفین کو فراہم کریں تاکہ سائبر حملے یا فراڈ کی صورت میں صارفین باخبر رہیں۔ اس سرکلر میں بینکوں سے تقاضا کیا گیا ہے کہ دھوکہ دہی اور فریب کاری کی سرگرمیوں کا پتہ چلانے کے لیے بروقت نگرانی کے آلات نصب اور باخبر کرنے کے طریقے مہیا کریں اور آن لائن بینکنگ فراڈ کی اقسام کے بارے میں صارفین کو معلومات فراہم کریں۔[235]

پینمنٹ کارڈ سے متعلق فراڈ، جیسے اسکمنگ، کا خطرہ کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو پہلے ہی ہدایت کردی ہے کہ وہ چِپ اور پِن والے تمام موجودہ پینمنٹ کارڈ کی جگہ یوروپے، ماسٹر کارڈ اور ویزا (ای ایم وی) کے معیارات کی پابندی کرنے والے محفوظ کارڈ دسمبر 2019ء تک جاری کریں۔[236]

اے ٹی ایم کا غیر فعال دورانیہ مزید کم ہوگیا...

برقی بینکاری لین دین کے حجم میں اے ٹی ایم کا حصہ سب سے زیادہ ہے اور یہ چوبیس گھنٹے دستیاب رہنے والا ذریعہ ہے۔ چنانچہ یہ متعلقہ انفرا سٹرکچر کا نہایت اہم حصہ ہیں اور ان کی فعالیت میں جو بھی خلل بینکوں کے سسٹم کی خرابی، ناقص کنکٹوٹی، بجلی کی بندش، اور ناکافی رقم کی موجودگی کی بنا پر واقع ہوتا ہے اس سے آپریشنل خطرے کے ساتھ ساتھ متعلقہ بینکوں کی ساکھ کے لیے بھی خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اسٹیٹ بینک کی طرف سے بہتر نگرانی اور مشترکہ کوششوں کے نتیجے میں اے ٹی ایم کی غیر فعالیت کا دورانیہ 2018ء میں مزید کم ہوگیا جو بہتر کارکردگی کی علامت ہے (**چارٹ 6.8**)۔

چارٹ 6.8: اے ٹی ایم کی غیر فعالیت کا دورانیہ

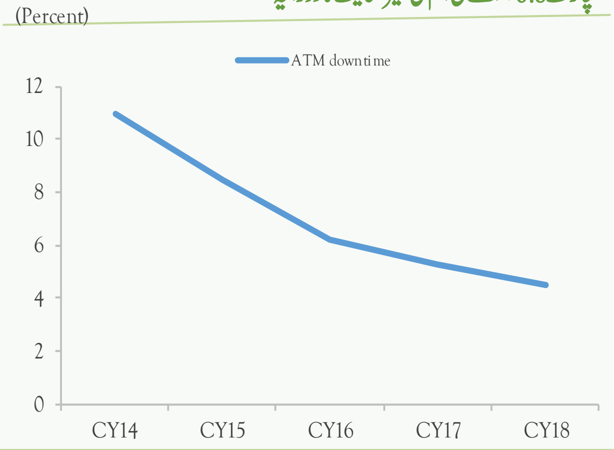

Source: SBP

خردہ ادائیگیوں میں تصفیے اور سیالیت کے خطرات سے مؤثر انداز میں نمٹا گیا...

پاکستان کا خردہ ادائیگی کا زمرہ چونکہ 'خالص تصفیہ مؤخر' (ڈی این ایس) یعنی ٹی+1 کی بنیاد پر کام کرتا ہے، اس لیے اس کا تقاضا ہے کہ شبینہ خطرۂ قرض پیدا ہوا اور لین دین کا

[235] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 9 برائے 2018ء۔
http://www.sbp.org.pk/psd/2018/C9.htm

[236] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 5 برائے 2016ء۔
https://www.sbp.org.pk/psd/2016/C5.htm

تصفیہ اگلے روز ہو۔ اس سلسلے میں بینکوں اور اسٹیٹ بینک دونوں نے کئی حفاظتی انتظامات کیے ہوئے ہیں۔ بینکوں نے خردہ اور کارپوریٹ دونوں صارفین کے لیے فی یوم منتقلی کی ایک حد لگا رکھی ہے۔ دوسری طرف، اسٹیٹ بینک نے بینکوں پر مطلوبہ نقدِ محفوظ اور لازمی شرحِ سیالیت عائد کی ہوئی ہے تاکہ ایس بی پی ایس سی میں اُن کے اکاؤنٹس میں کافی سیالیت دستیاب رہے جو تصفیے کی رقم کو پورا کرے۔ چونکہ لین دین کا تصفیہ 'پرزم' میں ہوتا ہے اس لیے سیالیتِ امروز کی سہولت (intra-day liquidity facility) کی دستیابی سیالیت کا خطرہ بھی کم کر دیتی ہے۔

برانچ لیس بینکاری میں مسلسل نمو ہوئی...

پاکستان میں خردہ ادائیگیوں کے ضمن میں برانچ لیس بینکاری ایک اور اہم عنصر ہے۔ یہ مالی شمولیت کے لیے ایک عمل انگیز کا کام کرتا ہے اور مالی نظام سے الگ تھلگ آبادی کو مالی خدمات تک رسائی دینے کے اس میں زبردست امکانات ہیں۔ برانچ لیس بینکاری کے تمام اجزا یعنی کھاتوں کی تعداد، ڈپازٹس اور لین دین کی تعداد میں 2018ء کے دوران بھی عمدہ نمو کا تسلسل جاری رہا (**جدول 6.4**)۔ برانچ لیس بینکاری لین دین سے متعلق صارف کے ضروری مستعدی (customer due diligence) کے خطرے سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے بہت سے تقاضے پورے کرنے لازم کیے ہیں مثلاً صارف کے کوائف کی نادرا سے توثیق، بایو میٹرک توثیق، لین دین کی اور زیادہ سے زیادہ رقم کی حد۔[237]

جدول 6.4: برانچ لیس بینکاری کی اہم جھلکیاں

تفصیل	2017ء	2018ء	نمو (فیصد)
ایجنٹوں کی تعداد	405,671.0	425,199.0	4.8
کھاتوں کی تعداد (ہزار)	37,260.2	47,164.8	26.6
اختتامِ عرصہ پر امانتیں (ملین روپے)	21,139.0	23,678.0	12.0
دورانِ عرصہ لین دین کی تعداد (ملین)	647.6	955.0	47.5
دورانِ عرصہ لین دین کی مالیت (ارب روپے)	1,877.9	2,652.9	41.3
لین دین کی اوسط یومیہ تعداد (ہزار)	2,804.0	3,659.1	30.5
لین دین کا اوسط حجم (روپے)	4,317.3	3,831.3	(11.3)

ماخذ: اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک نے خطرات سے نمٹنے کے ساتھ ساتھ اختراعات کی حوصلہ افزائی جاری رکھی...

پیمنٹ سسٹم آپریٹرز (پی ایس او) / پیمنٹ سسٹم پرووائڈرز (پی ایس پی) مثلاً ادائیگی جمع کرنے والے، الیکٹرانک والٹ اور ای کامرس گیٹ ویز کو اسٹیٹ بینک ترغیب دے رہا ہے جس سے ملک میں ادائیگیوں کے منظرنامے میں اضافی قدر شامل ہوگی۔ غیر بینکاری ٹیکنالوجی پر مبنی فرمیں بہت سی سہولیات فراہم کرتی ہیں مثلاً کلیئرنگ، راؤٹنگ، سوئچ سروسز اور ادائیگیوں کی برقی سہولت، چنانچہ صارفین کو بہترین خدمات اور آسانی ملتی ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے پی ایس او اور پی ایس پی کے لیے تفصیلی قواعد و ضوابط جاری کیے ہیں[238] جن کا مقصد ان اداروں کی نمو کی حوصلہ افزائی کرنا، خطرات سے نمٹنا، اور انہیں ضوابطی دائرے میں لانا ہے۔

دنیا بھر میں اور پاکستان میں 2018ء کے دوران ورچوئل کرنسیوں میں لوگوں کی دلچسپی بڑھتی دیکھی گئی چنانچہ بہت سے ملکوں میں اس سلسلے میں ضوابطی اقدامات کیے گئے۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران ورچوئل کرنسیوں کی مالیت میں کافی اتار چڑھاؤ دیکھا گیا۔ ضوابط کے حوالے سے دنیا بھر میں بڑھتی ہوئی تشویش، قیمت میں بڑھتی ہوئی تغیر پذیری اور نگراں اقدامات کے پیشِ نظر اسٹیٹ بینک نے تمام بینکوں / مائکرو فنانس بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں / پی ایس او / پی ایس پی کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ ورچوئل کرنسیوں کا لین دین نہ کریں۔[239] واضح رہے کہ ورچوئل کرنسیوں کے استعمال سے منسلک خطرات پر نظر رکھنے اور ان سے نمٹنے کے معاملے میں اسٹیٹ بینک فعال رہا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی نے ستمبر 2016ء ہی میں مشترکہ طور پر ایک عوامی انتباہ جاری کیا تھا اور عوام کو خبردار کیا تھا کہ وہ بٹ کوائن اور دیگر ورچوئل کرنسیوں کا استعمال نہ کریں۔

ورچوئل کرنسیوں کے چند ممکنہ خطرات یہ ہیں: الف) قیمتوں میں نمایاں اتار چڑھاؤ جو سٹہ بازانہ سرگرمیوں کا خاصّہ ہوتا ہے اور جو بے خبر سرمایہ کاروں کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے، (**چارٹ 6.9**)۔ ب) قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اقدام سمیت کسی بھی وجہ سے ورچوئل کرنسی ایکسچینج / بزنس کی بندش / خاتمہ، اور ج) کرپٹو کرنسی ایکسچینج اور والٹ بزنس کی ہیکنگ / سیکورٹی غفلت، کیونکہ دنیا بھر میں ایسے متعدد واقعات پیش آچکے ہیں جن میں ایکسچینج / والٹ آپریٹرز کی ہیکنگ / سیکورٹی غفلت کی بنا پر بھاری رقوم ضائع ہوگئیں۔ تاہم اسٹیٹ بینک ٹیکنالوجی میں ہونے والی اختراعات (بشمول منقسم لیجر کی ٹیکنالوجی) سے آگاہ رہا ہے جس سے مالی خدمات کی کارگزاری بڑھ سکتی ہے۔ اسٹیٹ بینک ٹیکنالوجیز کے ممکنہ استعمالات جاننے کے لیے مسلسل مصروف ہے جبکہ وہ مالی شعبے کی سالمیت، استحکام اور صارفین کے تحفظ کو بھی پیشِ نظر رکھے ہوئے ہے۔

---

237 بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 9 برائے 2016ء۔
https://www.sbp.org.pk/bprd/2016/C9.htm

238 پی ایس ڈی سرکلر نمبر 3 برائے 2014ء۔
http://www.sbp.org.pk/psd/2014/C3.htm

239 بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 3 برائے 2018ء۔
http://www.sbp.org.pk/bprd/2018/C3.htm

ایس آئی پی ایس سے نمٹنا...

پیمنٹ سسٹمز مالی نظام میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں جس کے پیشِ نظر، پراسیسز میں کسی تعطل یا ان کی ساخت میں کسی خامی کا نتیجہ نظامی خطرے کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک نے چند اہم پیمنٹ سسٹمز جیسے 'نفٹ' اور 'ون لنک' کی نگرانی پہلے ہی بہتر بنادی ہے۔ اسٹیٹ بینک کے جاری کردہ پیمنٹ سسٹمز ڈیزگنیشن فریم ورک کے تحت اس ڈیزگنیشن کو حتمی صورت دی جا رہی ہے، جس کے بعد نظامی لحاظ سے اہم پیمنٹ سسٹمز (ایس آئی پی ایس) کی محتاط نگرانی کی جا سکے گی۔[240]

چارٹ 6.9: ورچوئل کرنسیاں - یومیہ ڈیٹا (امریکی ڈالر)

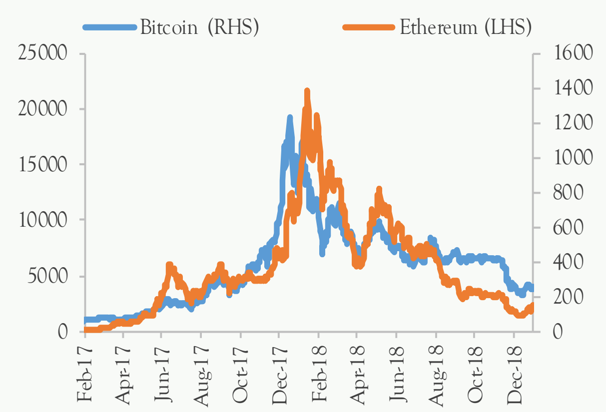

Source: Investing.com

6.2 مالی منڈیوں کے انفرا اسٹرکچرز ماسوائے نظامِ ادائیگی

این سی سی پی ایل نے بطور سی سی پی اپنے رول کو انتظامِ خطر کے مجموعے سے ہم آہنگ کیا ہے...

این سی سی پی ایل مئی 2016ء میں سینٹرل کاؤنٹر پارٹی (سی سی پی) کی ذمہ داری سنبھالنے کے پیشِ نظر مالی منڈیوں کا نظامی لحاظ سے اہم انفرا اسٹرکچر بن چکی ہے۔ مالی منڈیوں میں لین دین کا تصفیہ کراتے ہوئے اس نے اپنے آپریشنز کی کارگزاری بڑھانے اور انتظامِ خطر کا مجموعہ مستحکم بنانے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔

جنوری 2018ء میں یہ 'پرزم' کی خصوصی حصہ دار بن گئی جس کے بعد یہ این سی ایس ایس لین دین کے مؤثر تصفیے کے قابل ہوگئی۔ اب لین دین کا کوئی تصفیہ جاتی بینکوں کے ذریعے تصفیہ کرانے کے بجائے بذریعہ 'پرزم' کیا جاتا ہے جس کی صورت کثیر فریقی خالص تصفیہ جاتی بیچز (ایم این ایس بی) ہوتی ہے، چنانچہ آپریشنل خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ نیز، کثیر فریقی تصفیے سے بروکر کلیئرنگ ممبرز کو لاحق سیالیت کا خطرہ بھی کم ہو جاتا ہے۔

کوئی رکن ادارہ ممکنہ طور پر دیوالیہ ہو جائے اور اس بنا پر تصفیے کا خطرہ پیدا ہو جائے تو اس خطرے کو کم کرنے کی غرض سے این سی سی پی ایل نے ایک سیٹلمنٹ گارنٹی فنڈ (ایس جی ایف) بنایا ہے۔ ابتدا میں اس کی مالیت 2.75 ارب روپے تھی، رواں سال اس میں 6.0 فیصد بتدریج اضافے سے دسمبر 2018ء میں مالیت 3.28 ارب روپے ہو چکی ہے۔ تاہم تصفیے کی سالانہ اوسط یومیہ مالیت 5.7 ارب روپے ہے جو فنڈ کی مالیت سے زیادہ ہے (**چارٹ 6.10**)۔ اگرچہ دیوالیے کے خطرے سے حفاظت کا اولین بندوبست کلیئرنگ ارکان کی جانب سے دیے گئے مارجنز ہیں، تاہم مالی منڈی میں نظامی مسائل ابھرنے کی صورت میں ایس جی ایف ایک بفر قائم رکھتا ہے۔

چارٹ 6.10: تصفیے کی ضمانتی رقم اور تصفیے کی مالیت کی یومیہ اوسط کا موازنہ

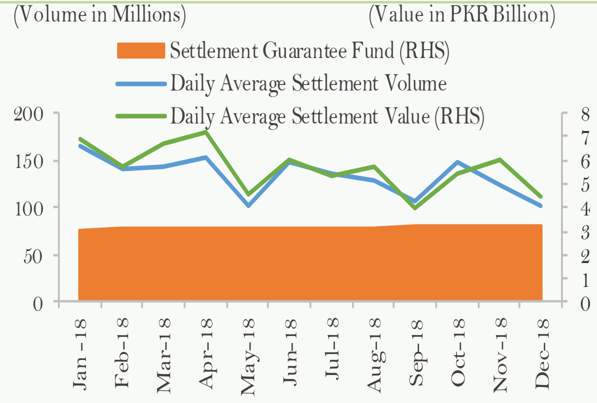

Source: NCCPL

این سی سی پی ایل نے بطور ایک سی سی پی اپنے رول کے پیشِ نظر 2018ء کے دوران انتظامِ خطر کے اپنے مجموعے میں اضافہ کیا۔ پاکستان اسٹاک ایکسچینج کا انتظامِ خطر سسٹم این سی سی پی ایل نے استعمال کیا تھا۔ تاہم 30 جولائی 2018ء سے اس نے اپنا داخلی انتظامِ خطر سسٹم نافذ کیا ہے۔ نئے سسٹم میں سابقہ خصوصیات کی موجودگی کے ساتھ ساتھ این سی سی پی ایل کلیئرنگ ارکان کے خاکۂ خطر پر مؤثر طریقے سے نظر رکھ سکے گی اور تصفیے کے کسی خطرے کے پیشِ نظر مناسب حفاظتی اقدامات کرسکے گی۔

تحویل کا خطرہ پست رہا...

مالی منڈیوں کا ایک اور اہم انفرا سٹرکچر سی ڈی سی ہے جو ملک کے سینٹرل سیکورٹیز ڈپازٹری (سی ایس ڈی) کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ سینٹرل ڈپازٹری سسٹم (سی ڈی ایس) کا انتظام چلاتا ہے جو بک اندراج کا ایک برقی نظام ہے جسے تمسکات کا ریکارڈ رکھنے اور ان کی منتقلیوں کا اندراج کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ دو طرفہ کام

---

[240] پی ایس ڈی سرکلر نمبر 2 برائے 2017ء۔ https://www.sbp.org.pk/psd/2017/C2.htm

کرتا ہے، یعنی تمسکات میں لین دین کو سہل بنانا اور اس سے متعلق تحویل کے خطرے سے نمٹنا۔

سی ڈی سی کو عام لوگوں کا اعتماد بدستور حاصل رہا، اس کا اندازہ سرمایہ کار کھاتوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے ہوتا ہے جو 2018ء کے اختتام پر 53896 ہے۔ سی ڈی ایس نے زیر جائزہ عرصے کے اختتام پر مجموعی طور پر 138 ارب شیئرز کا انتظام کیا جن کی سرمایت 4.7 ٹریلین روپے بنتی ہے۔[241]

مارکیٹ کو سہولت پہنچانے کے لحاظ سے سی ڈی سی نے متعدد اقدامات کیے ہیں جن میں مرکزی ای- آئی پی او سسٹم کا قیام، ایم ایکسیس- سی ڈی سی تک رسائی کی موبائل ایپلی کیشن جو سرمایہ کاروں کو یہ سہولت دیتی ہے کہ وہ اپنے موبائل فون کے ذریعے اپنے کھاتے چلا سکتے ہیں، اور کمپنیز ایکٹ، 2017ء کی شقوں کے تحت 'ای ڈیویڈنڈ' ریپوزٹری۔[242]

سی ڈی ایس چونکہ برقی اندراج کا سسٹم ہے اس لیے اسے آئی ٹی سیکورٹی رسک کا سامنا رہتا ہے۔ سرمایہ کاروں کے اثاثوں کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے سی ڈی سی نے خاصے حفاظتی انتظامات کا بندوبست کیا ہے۔ اس کے ثبوت میں یہ حقیقت کافی ہے کہ یہ آئی ایس او 27001 تصدیق شدہ کمپنی ہے جس سے یہ تصدیق ہو جاتی ہے کہ ادارے میں انفارمیشن کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے مناسب کنٹرولز موجود ہیں۔ نیز، اس نے آئی ایس او 22301 اور آئی ایس اے ای 3402 سرٹیفکیٹس بھی حاصل کیے ہیں جو انتظامِ تسلسل کار اور اندرونی کنٹرولز سے متعلق ہیں۔ مزید برآں، سی ڈی سی کا 'ون لنک' سے بھی اشتراک ہے تاکہ سی ڈی ایس میں آئی بی اے این کی توثیق اور کھاتے دار کے نام کی تصدیق کا طریقہ کار بھی شامل ہو جائے اور کھاتے کے ناموں کی دونوں جگہ یکسانیت یقینی بنائی جائے جس سے آپریشنل خطرہ کم ہو جاتا ہے۔

بڑھتے ہوئے ارتباط اور سائبر سیکورٹی مسائل کو مشترکہ نگراں توجہ درکار ہے...

ہر گزرتے سال ملک کے مالی منڈیوں کا انفراسٹرکچر ارتباط کی بڑھتی ہوئی سطح ظاہر کرتا ہے۔ اس سے ایک طرف استعمالات کے لحاظ سے اور صارفین کو بڑھتی ہوئی تیز رفتار سہولت کی شکل میں کارگزاری کے فوائد حاصل ہوتے ہیں، جبکہ دوسری طرف یہ بلند سطح کے ممکنہ نظامی خطرے کی بھی نشان دہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، عالمی سطح پر سائبر سیکورٹی خطرے کا ابھرنا مالی منڈیوں کے ان انفراسٹرکچرز کی ہموار کارگزاری کے لیے ایک چیلنج بھی ہے۔ مستقبل میں ان خطروں پر قابو پانے کے لیے اداروں کی سطح پر انتظامِ خطر کے مجموعوں کو مزید مستحکم کرنے کی ضرورت ہوگی، اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی کے مابین ضوابطی رابطہ بھی مزید مضبوط بنانا ہوگا۔ اس سلسلے میں ضوابطی اشتراک کا فورم کونسل آف ریگولیٹرز (سی او آر) پہلے ہی فعال طریقے سے کام کر رہی ہے۔

[241] سی ڈی سی نیوز لیٹر، اکتوبر تا دسمبر، 2018ء

[242] سی ڈی سی نیوز لیٹر، جنوری تا دسمبر، 2017ء